حضرت اِمیر مُعاویہؓ اور

اور

حضرت مولا علیؓ بھائی بھائی

محقق و مرتب

محمد ذیشان قادری الحسنی حنفی بریلوی



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نام رسالہ:	حضرت امیر معاویہ اور حضرت مولا علی بھائی۔
محقق ومرتب:	محمد ذیشان قادری الحسنی حنفی بریلوی۔
زیرِ سایہ:	پیر محمد توقیر اقبال قادری حسنی نقشبندی سرکار۔
خاکِ پا:	سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ۔
تاریخ تحریر:	ربیع الاول(1445ھ)،اکتوبر(2023ء)۔
صفحات:	10
ای میل:	see.zee480@gmail.com
مطالعہ آن لائن:	https://archive.org/

نوٹ: اس رسالے کو بلا معاوضہ آگے شیئر کرنے کی اجازت ہے،
مگر مندرجات میں تبدیلی ممنوع ہے۔ شکریہ

خانقاہِ اولیاء قادریہ حسنیہ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

مولا علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھائی بھائی

صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم ہمارے ایمان کا محور و مرکز کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی ذواتِ ستودہ صفات کا مشکوک ہونا ہمارے اسلام و ایمان کا مشکوک ہونا ہے۔ ہمارے اکابرین نے ہر دور میں بداعمالیوں و بداعتقادیوں کا راستہ روکا ہے۔ اس بداعتقادی کا تعلق خارجی و ناصبی افکار کیساتھ ہو یا پھر رافضی و سبائی افکار کے ساتھ۔ آج کل ہر جگہ مسلمانانِ اہلسنت کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان بیان کے بعد ان کی ذات کو رافضیت کی روش پر مطعون کیا جارہا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے باطل لوگ باطل نظریات کا پرچار اور اسلام کی برگزیدہ ہستیوں کے بارے سب و شتم کرتے رہے۔ اور علما حق قرآن و سنت سے اور ان کی کتب سے ان کا رد اور ان نفوس قدسیہ صحابہ کرام واہلبیت اطہار کی عظمت و شان بیان کرتے رہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے رافضیوں اور ان کی پیروی میں تفضیلی نے پوسٹ بنائی کہ معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا دشمن کہتے تھے جبکہ انہیں رافضیوں شیعوں اور ان کی پیروی کرنے والے تفضیلیوں کا معروف مجتہد و معتبر عالم عبداللہ بن جعفر الحمیری اپنی معتبر کتاب قرب الاسناد میں بسندِ صحیح روایت کرتا ہے: ترجمہ: امام جعفر اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے مدِ مقابل (معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر) کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ہم انہیں کافر قرار دے کر جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لئے لڑ رہے ہیں کہ وہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور اُن کے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں (قرب الاسناد، باب، احادیث متفرقہ، صفحہ نمبر 93 رقم 313 مطبوعہ مؤسسہ آلِ بیت احیاء التراث بیروت، چشتی)

ترجمہ: امام جعفر صادق اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے مدمقابل (معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں) میں سے کسی کو مشرک یا منافق کی نسبت یاد نہیں کرتے تھے لیکن یوں کہتے تھے وہ ہمارے بھائی تھے ان سے زیادتی ہوگئی۔(قرب الاسناد باب احادیث متفرقہ صفحہ نمبر 94 رقم 318 مطبوعہ مؤسسہ آلِ بیت احیاء التراث بیروت)

خیال رہے کہ اس حدیث کی سند میں حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام باقر اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ جن کو شیعہ آئمہ معصومین کہتے ہیں اور شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امامِ معصوم، رسول اللہ کے برابر ہوتا ہے۔ چنانچہ شیعہ محدث ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی لکھتا ہے: امام رسول اللہ کے برابر ہوتا ہے۔(الاصول من الکافی، جلد 2، کتاب الحجہ، صفحہ 270، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ، مرتضٰی آخوندی، بازار سلطانی تہران، چشتی)

شیعہ عالم یعقوب الکلینی آئمہ کے بارے مزید لکھتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں:

ترجمہ: ہم (آئمہ معصوم) اللہ کی مخلوق میں، اللہ کی زبان، اللہ کا چہرہ اور اللہ کی آنکھ ہیں۔

(الاصول من الکافی، جلد 2، کتاب التوحید، صفحہ 145، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ، مرتضٰی آخوندی، بازار سلطانی تہران)

شیعہ مذھب کا خاتم المحدثین مّلا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ: پس خدا رسول اور اس کے بعد اہلبیت ہی جملہ ماسویٰ اللہ پر متصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور ہادی و حافظ ہیں اور وہ اس لئے کہ معیارِ ولایت ان کو حاصل ہے باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے تو غیرِ معصوم جماعت کیونکر اس عہدے (معصومیت) کو لے سکتی ہے؟۔

(جلاء العیون، جلد 2، صفحہ 29، مطبوعہ شیعہ بک ایجنسی انصاف پریس لاھور، چشتی)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شیعہ مجتہدین نے لکھا کہ آئمہ اہلبیت معصوم ہوتے ہیں (اور یہی نظریہ آج کل جہلا پیروں، جاہل خطیبوں،، نوٹ خوانوں، نقیبوں، جاہل شعرا اور تفضیلیوں نے اپنا رکھا

ہے)اور رسول اللہ ﷺ کے درجہ کے برابر ہوتے ہیں اور اللہ کی زبان آنکھ ہوتے ہیں اور انبیاء و ملائکہ سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ تو یہی امام مولا علی رضی اللہ عنہ فرمارہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے مخلص ساتھی، مشرک و منافق نہیں ہیں بلکہ ہمارے بھائی ہیں۔ جن کو مولا علی مخلص مومن اور اپنا بھائی کہیں ہم ان کو مخلص مؤمن اور مولا رضی اللہ عنہ کا بھائی کیوں نہ کہیں ؟

حُبِ علی رضی اللہ عنہ کا یہی تقاضہ ہے کہ قولِ علی رضی اللہ عنہ کی اتباع کی جائے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت بھی ہو اور ان کی بات بھی نہ مانی جائے۔

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ میرا بھائی ہے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت کے دعوے دار کہیں کہ نہیں یا علی سرکار آپ رضی اللہ عنہ سے غلطی ہو گئی معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کا دشمن ہے۔(معاذ اللہ)

تو بتاؤ رافضیو اور تفضیلیو ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی مانیں یا تمہاری مانیں ؟

ہم تو علی رضی اللہ عنہ والے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کی مانیں گے۔

باقی اگر کوئی شیعہ اس روایت سے انکار کرے گا تو خود اپنی نظر میں بھی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا کیونکہ وہ اپنے امامِ معصوم علی رضی اللہ عنہ کے قول کو ٹھکرائے گا۔

تو ہم مولا علی کی بولی بولیں گے کہ علی معاویہ بھائی بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہما

خود کو سنی کہنے والے تفضیلی رافضی بھی سن لیں مولا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اہلسنّت کے عظیم محدّث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاد امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے:

فرمانِ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ میرے بھائی ہیں

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے موقع پر پوچھا گیا:

جو لوگ آپ کے مقابلے میں آئے کیا وہ مشرک ہیں ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مشرک نہیں ہیں۔

پوچھنے والے نے کہا: کیا وہ منافق ہیں؟
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ منافق بھی نہیں ہیں۔
پوچھنے والے نے کہا: پھر آپ کی نگاہوں میں ان کی حیثیت کیا ہے؟
جواب میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ ہمارے بھائی ہیں، انہوں نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج4ص1013 عربی، چشتی)،(مصنف ابی شیبہ مترجم اردو، ج11ص734 مکتبہ رحمانیہ لاہور)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دونوں لشکروں کے مقتولین کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ کا انکے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے لشکر کے مقتول اور معاویہ کے لشکر کے مقتول سب جنت میں جائیں گے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج4ص1036)
حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم کے متعلق فرماتے ہیں نہ وہ منافق تھے نہ مشرک وہ ہمارے بھائی تھے۔
(مصنف ابی شیبہ، ج11ص734)
جنہیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نہ منافق کہیں، نہ مشرک کہیں بلکہ انہیں اپنا بھائی قرار دیں آج محبت حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے دعویدار کھلے رافضی اور سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضی منافق، لعنتی نہ جانے کیا کیا کہیں کیا یہ حب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا تقاضا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ اس طرح جہاں تم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی توہین کر رہے وہیں براہ راست حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو جھٹلا اور ان کی توہین کر رہے۔ ذرا سوچو بغض معاویہ رضی اللہ عنہم میں تم کس حد تک گر چکے اور اندھے ہو چکے ہو تمہیں فرامین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا بھی پاس نہیں رہا۔اے نفرتیں پھیلانے والو، اللہ تمہیں ہدایت اور عقل سلیم عطاء فرمائے آمین۔

ہمارا اس مضمون لکھنے کا مقصد اس مدعا کو ثابت کرنا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں اگرچہ خطائے اجتہادی پر تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے یا پھر فاسق و فاجر ہو گئے کہ ان کا نام لینا بھی جرم ہو گیا۔ وہ صحابی رسول ﷺ تھے۔ خلیفۃ المسلمین تھے۔ خال المومنین تھے۔ کاتب وحی رسول ﷺ تھے۔ 20 گورنر اور 20 سال خلیفۃ المسلمین بن کر کفر کو دھول چٹانے والے تھے۔ میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں۔

تمثیلاً عرض ہے کہ زید اور بکر کی کسی مسئلہ میں لڑائی ہو جاتی ہے وہ ایک دوسرے کو گھونسے بھی مارتے ہیں لڑائی جھگڑا بھی کرتے ہیں اس کے بعد وہ دونوں راضی ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی تعریف و محامد بھی بیان کرتے ہیں۔ اور یہاں تک کہ دونوں میں تحائف کا سلسلہ بھی چلتا ہے اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس لڑائی کے واقعے کو بنیاد پر بکر یا زید میں سے کسی ایک کیساتھ ہو کر سب و شتم شروع کر دے حالانکہ یہاں رضامندی کیساتھ تحائف کا سلسلہ بھی ہے۔ کیا آپ اس شخص کو عقلمند سمجھیں گے؟ بلکل نہیں۔ آپ اس کو فسادی کہیں گے اور شر پسند کہیں گے۔

یہی معاملہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا۔ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خطا پر لیکن سب کچھ ہونے کے بعد ان کا آپس میں راضی ہونا اور ایک دوسرے کی تعریف و محامد بیان کرنا ان کے درمیان خوشگوار ماحول پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت سیدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور اہلبیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم کے چند مزید اقوال اہلسنت اور اہل تشیع کی کتب سے عرض کرتا ہوں جن کو پڑھ کر آپ کو سکون قلبی حاصل ہو گا اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات آپ کو مشکوک نہیں لگے گی بلکہ حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی زبان سے سن کر ان کی ذات کے حوالے سے جمیع شکوک و شبہات رفع ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔

اہل تشیع کی کتب

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ جنگ کرنے والوں میں سے کسی کو بھی شرک وکفر کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ان کو منافق کہتے صرف اتنا کہتے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہم سے زیادتی کی ہے۔

(قرب الاسناد لابی العباس عبداللہ بن جعفر القمی صفحہ 45 مطبوعہ تہران)

دوسری روایت بھی اسی کتاب میں الفاظ کی کمی وبیشی کیساتھ موجود ہے جیسا کہ اوپر ہم لکھ کر آئے ہیں۔

تیسرے نمبر پر جنگ صفین کے اختتام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ جو آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقا کے متعلق مختلف ممالک اسلامیہ کو روانہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ ہماری اس لڑائی کی ابتداء جو اہل شام کیساتھ واقع ہوئی۔ کیا تھی؟ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے رسول ایک ہے دعوت اسلام ایک ہے ہم خدا پر ایمان لانے اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلب گار ہیں۔ ہماری حالتیں بلکل یکساں ہیں مگر وہ اس لڑائی کی ابتدا یہ ہوئی کہ خون عثمان رضی اللہ عنہ میں اختلاف پیدا ہو گیا حالانکہ ہم اس سے بری تھے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ صفحہ 467 مطبوعہ یوسفی دہلی)

کتب اہلسنت سے دلائل

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب جنگ جمل اور صفین کے بارے پوچھا گیا کہ جنھوں نے آپ سے بغاوت کی وہ مشرک تھے فرمایا نہیں پھر پوچھا منافق تھے فرمایا نہیں پھر پوچھا آپ انکے بارے کیا کہتے ہیں۔ فرمایا وہ ہمارے بھائی ہیں انھوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی۔

(تفسیر قرطبی، جز16 ص324، سورہ حجرات زیر آیت انما المومنون اخوۃ مطبوعہ قاہرہ، چشتی)

(السنن الکبری للبیہقی، ج8 ص173 مطبوعہ مکہ مکرمہ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان لڑائی میں قتل کرنے والے اور شہید ہونے والے تمام جنتی ہیں۔

(مجمع الزوائد، جلد5 جز9 ص357 مطبوعہ مصر)

اندازہ کیجیے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ ان کو جنتی کہیں اور آج کا رافضی اور ان کی پیروی میں تفضیلی نیم رافضی ان کو جہنمی کہیں سوچیے اور بار بار سوچیے۔

امام بخاری کے دادا استاد علیہا الرّحمہ کہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو افضل اس لیے مانتا ہوں کہ میرے مولا علی رضی اللہ عنہ نے افضل مانا ہے اگر افضل نہ مانوں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں جھوٹا پڑتا ہوں۔

امام بخاری کے دادا استاد علیہا الرّحمہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں آپ کی بات کو مانتے ہوئے مولا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو افضل کہیں لیکن یہ رافضی اور ان کے پیروار تفضیلی نیم رافضی معلوم نہیں کیسے عاشق ہیں جو مولا علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی کہنے کی بجائے جہنمی کہہ رہے ہے؟

حارث بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس آئے تو آپ نے ایسی باتیں فرمائیں جو اس سے پہلے نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند نہ کرنا اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو گم کر دیا تو تمہارے کندھوں سے تمہارے سر حنظل کی طرح گرنے لگیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 37843)

(کنز العمال، رقم الحدیث 31704) (تاریخ دمشق، ج62 ص106، چشتی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو جنگ صفین میں موجود تھا کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی رات باہر نکلے تو آپ نے اہل شام کی طرف منہ کر کے یہ دعا کی کہ :
اے اللہ میری مغفرت فرما اور ان کی مغفرت فرما پھر حضرت عمار لائے گئے تو ان کے لیے بھی دعا کی گئی۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمارے مقتول اور ان کے مقتول جنت میں ہیں اور یہ ہمارا معاملہ میرے اور معاویہ کی طرف سونپ دیا جائے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ)(کنزالعمال)(تاریخ دمشق)

سنن سعید بن منصور کے حوالے سے ایک لمبی روایت ہے جس میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان موجود ہے۔آپ فرماتے ہیں جو ہم میں سے اور ان میں سے اللہ کی رضا اور آخرت کے لیے لڑتا ہوا قتل کیا گیا وہ جنت میں ہے۔

آخر میں میں پوچھتا ہوں ان نام نہاد محبانِ مولا علی رضی اللہ سے جو اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں کہ جب مولا علی رضی اللہ عنہ ان کو نہ کافر اور نہ مشرک کہیں اور نہ ہی منافق کہیں بلکہ فسق و فجور کا حکم بھی نہ لگائیں اور یہ چودھویں صدی کے 2 ٹانگوں والے رافضی اور ان کے پیروکار تفضیلی نیم رافضی بکواسات در بکواست کرتے جائیں۔یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت نہیں بلکل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بغض ہے۔جن سے لڑائی ہوئی وہ مخالفت میں کچھ نہ کہیں بلکہ تعریف کریں۔ان کے خاندان کے لوگ بھی تعریف کریں۔تو پھر ان کی مخالفت کرنے والا خود کو اہلبیت رضی اللہ عنہم کا غلام کہے وہ جھوٹا ہے۔جھوٹا ہے۔جھوٹا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں آل و اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رافضیوں شیعوں اور ان کے پیروکار تفضیلی نیم رافضیوں کو ہدایت عطا فرمائے آمین۔
اب رافضی اور تفضیلی رافضی سینہ کوبی کریں یا اپنے امام پر تبرا لعن طعن یا جو کرنا ہے کریں۔